© rasailojaraid.com

پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا لیہ

(قسط ۳)

بک پرنٹنگ کی ایک اہم عصری صورت آرڈر (استصناع) کی ہے۔

پرنٹنگ پریس سے بک چھپوانے کی متنوع صورتوں میں سے ایک اہم صورت ''استصناع''، ''آرڈر''اور''سائی'' کی ہے اوراس صورت کے تحت اگر کتاب چھپوانی ہوتو پھر پرنٹنگ پریس کے مالک اورکتاب چھاپنے کا آرڈردینے والے پر''عقدِ استصناع'' کے تقاضوں کی تکمیل ضروری ہے۔

استصناع کی تعریف۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے استصناع یعنی آرڈر پر اشیاء تیار کروانے کی تعریف لکھتے ہیں:

وَأَمَّا شَرْعًا فَهُوَ طَلَبُ الْعَمَلِ مِنْهُ فِي شَيْءٍ خَاصٍّ عَلَى وَجْهٍ مَخْصُوصٍ استصناع کا شرعی معنی ''کاریگر کو کوئی مختص چیز مخصوص طریقے کے مطابق بنانے کا کہنا'' (فتاویٰ شامی،۴/ ۲۳۶،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

عصر حاضر میں غیر عربی لوگ ''استصناع'' کی جگہ ''سائی''اور''آرڈر'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور بہت سارے ایسے مقامات پر بھی ان کلمات سے تلفظ کیا جاتا ہے جہاں پر''استصناع'' کا شرعی معنی مراد نہیں ہوتا،البتہ جہاں ''عقداستصناع'' کی شرائط کی رعایت کی جائے تو وہاں ''عقداستصناع'' ہوگا اور بیشتر اہل علم عجمی ہونے کے باوجود صراحتاً ''عقداستصناع'' کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

کیا آرڈر باہم وعدہ ہے یا عقد؟

کسی میکر سے کوئی چیز بنوانے کی صورت میں جو متعاقدین کے درمیان معاملہ طے ہوگا اس سے متعلق مفتیٰ بہ قول ! ائمہء کرام کا یہی ہے کہ آرڈر اور سائی پر اشیاء بنوانا صانع اور مستصنع کے مابین عقد بیع ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جسے عقد استصناع سے تعبیر کیا جاتا ہے اور بعض کا قول یہ بھی ہے کہ آرڈر پر کام کرانا عقد نہیں بلکہ دونوں کے درمیان وعدہ ہے، چنانچہ اس پر تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِخْتَلَفُوا فِي كَوْنِهٖ مُوَاعَدَةً أَوْ مُعَاقَدَةً فَالْحَاكِمُ الشَّهِيْدُ وَالصَّفَّارُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَصَاحِبُ الْمَنْشُوْرِ مُوَاعَدَةً وَاِنَّمَا يَنْعَقِدُ عِنْدَ الْفَرَاغِ بِالتَّعَاطِي وَلِهٰذَا كَانَ لِلصَّانِعِ أَنْ لَّا يَعْمَلَ وَلَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ بِخِلَافِ السَّلَمِ وَلِلْمُسْتَصْنِعِ أَنْ لَّا يَقْبَلَ مَا يَأْتِيْ بِهٖ وَيَرْجِعُ عَنْهُ وَالصَّحِيْحُ مِنَ الْمَذْهَبِ جَوَازُهٗ بَيْعًا لِأَنَّ مُحَمَّدًا ذَكَرَ فِيْهِ الْقِيَاسَ وَالْاِسْتِحْسَانَ وَهُمَا لَا يَجْرِيَانِ فِي الْمُوَاعَدَةِ، وَلِأَنَّ جَوَازَهٗ فِيْمَا فِيْهِ تَعَامُلٌ خَاصَّةً وَلَوْ كَانَ مُوَاعَدَةً لَجَازَ فِي الْكُلِّ وَسَمَّاهُ أَيْضًا شِرَاءً فَقَالَ اِذَا رَآهُ الْمُسْتَصْنِعُ فَلَهُ الْخِيَارُ لِأَنَّهٗ اشْتَرٰى مَا لَمْ يَرَهٗ وَلِأَنَّ الصَّانِعَ يَمْلِكُ الدَّرَاهِمَ بِقَبْضِهَا وَلَوْ كَانَتْ مُوَاعَدَةً لَمْ يَمْلِكْهَا

علماء کا استصناع (آرڈر) سے متعلق اس بات میں اختلاف ہے کہ آرڈر باہم وعدہ ہے یا عقد، پس حاکم شہید، صفار، محمد بن سلمہ وصاحب منشور کے نزدیک (آرڈر دینے اور لینے والے کے مابین) وعدہ ہے اور مصنوعہ سے فراغت اور اس کے دینے کے وقت منعقد ہوگا، اسی بناپر کام کا آرڈر لینے والے کے لئے جائز ہے کہ (اگر وہ چاہے تو) کام نہ کرے اور نہ ہی اسے کام پر مجبور کیا جائے گا، بخلاف سلم کے اور آرڈر دینے والے کے لئے یہ جائز ہے کہ مصنوعہ نہ لے، بلکہ آرڈر دینے والے سے (جو اسے دیا ہے) واپس لے لے، اور صحیح بات یہ ہے کہ آرڈر کا جواز !بطریق بیع ہے اور (اس پر دلیل یہ ہے) کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں قیاس اور استحسان کا ذکر کیا ہے اور یہ دونوں باہم وعدہ میں نہیں ہوتے اور (اس کی دلیل کہ ان کا اجراوعدہ میں نہیں یہ ہے) کہ آرڈر فقط ان اشیاء میں جائز ہے جن میں تعامل ہے، اگر آرڈر وعدہ ہوتا تو پھر کل (اشیاء) میں جائز ہوتا، نیز اسے ''شراء'' کا نام بھی دیا گیا ہے (اس نام سے بھی واضح یہی ہے کہ استصناع !عقد ہے، محض وعدہ نہیں) جب آرڈر دینے والا تیار شدہ مال دیکھے گا تو اسے خیار حاصل ہوگا، کیونکہ اس نے ایسی چیز خریدی ہے جو دیکھی نہیں (اس پر ایک اور دلچسپ دلیل یہ ہے) کہ میکر دراہم پر قبضہ کرنے کی صورت میں ان کا مالک ہو جائے گا، اگر استصناع وعدہ ہوتا تو وہ ان کا مالک نہ ہوتا۔ (بحر الرائق، ۶/۲۸۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com

☆اعلم أنك لست الوحيد في البلاء فكل الناس لهم هموم وما نجا من الشدة بشر.☆

© rasailojaraid.com

هُوَ بَيْعٌ عِنْدَعَامَّةِ مَشَايِخِنَا،وَقَالَ بَعْضُهُمْ:هُوَ عِدَّةٌ وَلَيْسَ بِسَدِيْدٍ،لِاَنَّ مُحَمَّدًا ذَكَرَ الْقِيَاسَ وَالْاِسْتِحْسَانَ فِيْ جَوَازِهِ.وَذِكْرُالْقِيَاسِ وَالْاِسْتِحْسَانِ لَا يَلِيْقُ بِالْعِدَّاتِ،وَكَذَاثَبَتَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ لِلْمُسْتَصْنِعِ وَاِنَّهُ خَصَائِصُ الْبُيُوْعِ وَكَذَا مِنْ شَرْطِ جَوَازِهِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْمَالِلنَّاسِ فِيْهِ تَعَامُلٌ وَالْعِدَّاتُ لَا يَتَقَيَّدُ جَوَازُهَابِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ فَدَلَّ اَنَّ جَوَازَهُ جَوَازُ الْبِيَاعَاتِ لَا جَوَازُالْعِدَّاتِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالیٰ اَعْلَمُ.

آرڈرعامہ مشائخ کے نزدیک بیع ہے اوربعض نے کہاوعدہ ہے،مگر یہ درست نہیں،کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز میں قیاس اوراستحسان ذکرکیاہے، اوران دونوں کاوعدوں میں ذکرکرنامناسب نہیں،نیزخریدوفروخت کے خصائص سے یہ بات تعلق رکھتی ہے کہ مستصنع کوخیاررؤیت حاصل ہے،اورآرڈر کے جواز کی شرائط سے یہ بھی ہے جن اشیاء میں تعامل ہے،ان میں آرڈرکاجواز ہے،اوروعدہ کاجوازان شرائط سے مقید نہیں،لہذایہ امرواضح ہے کہ آرڈرکاجوازبطوربیع کے ہے،بطریق وعدہ کے نہیں۔(بدائع الصنائع:۴/۴۴۴،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مستصنع کے مصنوعات میں خیاررؤیت کے مسئلہ میں تفصیل اس عنوان کے ذیل میں ملاحظہ کیجئے''کیا بک کی چھپائی کے بعدآرڈردینے والے کوخیاررؤیت ہوگا؟''قسط چہارم میں اس پرتفصیل آئے گی۔

سائی پراشیاء بنوانے سے متعلق مجوزین کے دلائل۔

''عقداستصناع''سے متعلق جواز کاقول ہے اورجب جواز ہے تواس کی صحت سے متعلق جوشرائط ہیں اگرانہیں ''بک پرنٹنگ''میں ملحوظ رکھاجائے،توپھرکتابوں کی چھپائی کاامر''عقداستصناع''کی صورت میں بھی درست ہوناچاہئے،چنانچہ''عقداستصناع''کے جوازاورصحت پرفقہاءاحناف کے دلائل اوراقوال ذیل میں ذکرکئے جاتے ہیں۔

چونکہ آرڈرکی صورت میں معدوم اشیاء کی خریدوفروخت ہوتی ہے اورمعدوم اشیاء کی بیع ممنوع ہےالبتہ اس ممانعت سے''استصناع''کواستثناء حاصل ہے جیساکہ''بیع سلم''میں جواز ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ:وَاِنِ اسْتَصْنَعَ شَيْئًامِنْ ذٰلِكَ بِغَيْرِ اَجَلٍ جَازَ اِسْتِحْسَانًالِلْاِجْمَاعِ الثَّابِتِ بِالتَّعَامُلِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَفِی الْقِیَاسِ لَا یَجُوزُ لِاَنَّہٗ بَیْعُ الْمَعْدُومِ وَالصَّحِیحُ اَنَّہٗ یَجُوزُ بَیْعًا لَاعِدَۃً وَالْمَعْدُومُ قَدْ یُعْتَبَرُ مَوْجُودًا حُکْمًا

اگر ذکر کردہ اشیاء بغیر وعدہ کے آرڈر پر بنوائیں تو اس اجماع کی وجہ سے جو تعامل الناس سے ثابت ہے استحساناً جائز ہے، البتہ قیاس کی رو سے سائی پر اشیاء بنوانے میں عدام جواز ہے، کیونکہ معدوم کی بیع ہے اور درست یہ ہے کہ استصناع بطریق بیع کے جائز ہے، نہ کہ وعدہ کے لحاظ سے اور معدوم کو بھی حکماً موجود کا درجہ دیا جاتا ہے۔ (ہدایہ: ۱۰۶/۳، مکتبہ رحمانیہ لاھور)

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَالْقِیَاسُ یَابٰی جَوَازَ الْاِسْتِصْنَاعِ لِاَنَّہٗ بَیْعُ الْمَعْدُومِ کَالسَّلَمِ بَلْ ھُوَ اَبْعَدُ جَوَازًا مِنَ السَّلَمِ، لِاَنَّ الْمُسْلَمَ فِیہِ تَحْتَمِلُہُ الذِّمَّۃُ لِاَنَّہٗ دَیْنٌ حَقِیقَۃً وَالْمُسْتَصْنَعُ عَیْنٌ تُوجَدُ فِی الثَّانِی وَالْاَعْیَانُ لَا تَحْتَمِلُھَا الذِّمَّۃُ فَکَانَ جَوَازُ ھٰذَا الْعَقْدِ اَبْعَدَ عَنِ الْقِیَاسِ عَنِ السَّلَمِ. وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ: جَازَ لِاَنَّ النَّاسَ تَعَامَلُوہُ فِی سَائِرِ الْاَعْصَارِ مِنْ غَیْرِ نَکِیرٍ فَکَانَ اِجْمَاعًا مِنْھُمْ عَلَی الْجَوَازِ فَیُتْرَکُ الْقِیَاسُ،

پس قیاس! سائی پر اشیاء بنوانے کے جواز کا انکار کرتا ہے، کیونکہ ''عقد سلم'' کی طرح وہ معدوم کی بیع ہے بلکہ سلم کی نسبت وہ جواز سے بہت بعید ہے اس لئے کہ ''مسلم فیہ'' اس کے ذمہ ہونے کا احتمال رکھتی ہے، کیونکہ وہ حقیقۃً قرض ہے اور اشیاء مستصنعات ایسی عین ہیں جو وقت ثانی میں پائی جاتی ہیں، حالانکہ اعیان کسی کے ذمہ میں ہونے کا احتمال نہیں رکھتیں، لہذا عقد استصناع کا جواز سلم کے جواز کی نسبت سے بہت دور ہے، مگر استحساناً جائز ہے، کیونکہ لوگوں کا تمام زمانوں میں بلانکیر اس پر تعامل رہا ہے، اور یہ ان کا جواز پر اجماع ہے، لہذا قیاس (تعامل کے مقابلہ میں) ترک کیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع: ۴۴۴/۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرائطِ صحت آرڈر

''عقدِ استصناع''، سائی اور آرڈر کی صورت میں کتاب چھپوانے کے امر میں صحت ''عقدِ استصناع'' کی شرائط کا لحاظ ضروری ہے، ورنہ بک چھپوانے کا معاملہ فاسد ہوگا اور اس صورت میں کمایا ہوا مال پرنٹنگ پریس کے مالک کے لئے حلال نہیں ہوگا، بلکہ ایسا عقد بک چھپوانے

☆تفکر فیمن سبقوک فی مسیرۃ الحیاۃ من عزل ومن [illegible] وقتل واستمر [illegible] ونکب وصودر. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے قبل ختم کرنا ضروری ہے، چنانچہ سائی اور آرڈر پر کتاب چھپوانے کی صورت میں اس کے جواز کی فقہاء نے تین شرطیں بیان کی ہیں اوران شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اِشْتَرَاطَ الْحَنَفِيَّةُ لِجَوَازِ الْاِسْتِصْنَاعِ شُرُوطًا ثَلٰثَةً اِذَافَاتَتْ اَوْفَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَسَدَ الْعَقْدُ، وَكَانَ لَهُ حُكْمُ الْبَيْعِ الْفَاسِدِ الَّذِيْ يَنْقُلُ الْمِلْكِيَّةُ بِالْقَبْضِ مِلْكًا خَبِيْثًا لَايُجِيْزُ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ وَلَا الْاِسْتِعْمَالُ، وَيَجِبُ اِزَالَةُ سَبَبِ الْفَسَادِ اِحْتِرَامًا لِنِظَامِ الشَّرْعِ.

احناف نے جواز استصناع کو تین شرائط سے مشروط کیا ہے، جب تینوں شرائط، یاان میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے تو عقد فاسد ہوجائے گا، اوراس کا حکم بیع فاسدوالا ہوگا کہ قبضہ سے ملکیت ملک حرام ہوگی اوراس سے نفع اٹھانااوراستعمال بھی جائز نہیں ہوگا، نظام شرع کے احترام کی خاطر فساد کے سبب کوزائل کرناواجب ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ،۴/ ۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرط اول:

تمام شرائط سے مقدم اور جوپہلی شرط ہے وہ یہ کہ جو چیز چھپوانی ہے اس کی جنس، نوع، مقداراور صفت کا بیان کرنا ضروری ہے۔

۱۔ مستصنع کی جنس کو بیان کیا جائے یعنی پریس مالک سے بک کا آرڈر دینے والا یہ بتائے کہ میں نے بک چھپوانی ہے، چونکہ پریس پر کتابوں کے علاوہ اور بھی بے شمار اشیاء کی پرنٹنگ کا معاملہ طے کیا جاتا ہے جب تک اسے یہ نہ بتایا جائے کہ میں نے اشتہار یا پینافلیکس، رسید بک، میزان الاوقات، کتاب چھپوانی ہے اتنے تک عقد استصناع کا معاملہ طے کرنا درست نہیں ہے۔

۲۔ مستصنع کی نوع بیان کی جائے، یعنی اگر جنس بیان کردی کہ بک چھپوانی ہے تو پھر بھی مکمل کام بیان نہیں ہوا، چونکہ اس امر میں جہالت باقی ہے کہ کتاب کونسی چھپوانی ہے بخاری شریف چھپوانی ہے یا مسلم شریف، دنیاء ہست وبود میں ان گنت کتابیں ہیں، جب تک جنس کے بعد قسم بیان نہیں ہوگی اتنے تک عقد استصناع منعقد نہیں ہوگا۔

☆کل ما اصابك فاجبره علی اللہ من الہم والغم والحزن والجوع والفقر والمرض والدین والمصائب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ جب جنس اور قسم بیان کردی جائے تو پھر بھی معاملہ اپنے اختتام کو نہیں پہنچا بلکہ ایک اہم امر میں خفا باقی ہے، اسے بیان کرنا ضروری ہے، جس بک کا آرڈر لیا جارہا ہے اس کی مقدار متعین کی جائے کہ تعداد پانچ سو یا ایک ہزار، پانچ ہزار ہوگی، اگر جنس اور قسم بیان کی اور مقدار نہ بتائی تو عقد استصناع فاسد ہوگا، کیونکہ ابھی ایک اہم امر میں جہالت ہے جب تک اس جہالت کو دور نہیں کیا جائے گا اتنے تک معاملہ صحیح نہیں ہوگا۔

۴۔ سائی پر کسی سے کام کرانے میں ایک اہم بات جسے شرط اول کے ذیل میں بیان کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ''تیار کرائی جانے والی اشیاء کی صفت کو بیان کرنا''یعنی جب جنس ،نوع، مقدار بیان کردی گئیں تو باوجود اس کے بک پرنٹنگ کا معاملہ ابھی تک متعاقدین کے مابین شفاف نہیں ہوا بلکہ ابھی غبار باقی ہے اگر اس پردہ کو نہ ہٹایا گیا تو معاملہ شرعی لحاظ سے نادرست ہوگا، وہ باقی چیز جسے بیان کرنا ضرری ہے وہ ''بک کی صفت کو واضح کرنا ہے'' کہ جس بک کا آرڈر دیا جارہا ہے اس کا کس صفت سے متصف ہونا ضروری ہے چنانچہ بک کی صفت میں جتنے پہلو اہم اور قابل بیان ہوتے ہیں ان کو بیان کیا جائے صفت کے ذیل میں آنے والے کسی پہلو کو ترک کردیا تو پھر بک فائنل ہونے کے بعد! متعدد مفاسد جنم لیں گے ان مفاسد سے بچنے کے لئے شرع شریف نے یہ اصول وضع کیا ہے کہ آرڈر دینے کے ساتھ ہی ''مستصنع'' کی صفت بیان کردی جائے کہ '' بک کا سائز کونسا ہوگا، خط عربی یا نستعلیق یا دونوں مشترکہ تو پھر ان کا محل بیان کیا جائے عربی کہاں سلیکٹ کیا جائے گا اور نستعلیق کہاں ہوگا، فونٹ کا سائز، پیپر کی نوعیت، سرورق کا کلر، جلد پکی یا کچی ہوگی، تعداد صفحات'' اس حوالہ سے اگر مزید کوئی چیز رائج ہو تو اسے بیان کیا جائے۔

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا شَرَائِطُ جَوَازِہٖ: فَمِنْهَا: بَيَانُ جِنْسِ الْمُسْتَصْنَعِ وَنَوْعِهٖ وَقَدْرِہٖ وَصِفَتِهٖ لِاَنَّهٗ مَبِيعٌ فَلَا بُدَّ وَاَن يَّكُونَ مَعْلُومًا وَالْعِلْمُ اِنَّمَا يَحْصُلُ بِاَشْيَاءَ:

سائی پر اشیاء بنوانے کے جواز کی بعض شرائط یہ ہیں، بنائی جانے والی چیز کی جنس، قسم، مقدار اور صفت کو بیان کیا جائے کیونکہ ''مستصنع'' بھی مبیع ہے اور مبیع کا معلوم ہونا ضروری ہے اور علم (مذکورہ بالا چاروں اشیاء کے بیان کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع: ۴/۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆اعلم ان الشدائد تفتح الاسماع والابصار وتحیی القلب وتردع النفس وتذکی العبد وتزید الثواب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

بَيَانُ جِنْسِ الْمَصْنُوعِ وَنَوْعِهِ وَقَدْرِهِ وَصِفَتِهِ: لِاَنَّهُ مَبِيْعٌ، فَلَابُدَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْلُوْمًا، وَالْعِلْمُ يَحْصُلُ بِذٰلِكَ، فَاِذَا كَانَ اَحَدُ هٰذِهِ الْعَنَاصِرِ مَجْهُوْلًا، فَسَدَ الْعَقْدُ، لِاَنَّ الْجَهَالَةَ الْمُفْضِيَةَ لِلْمُنَازَعَةِ تُفْسِدُ الْعَقْدَ،

(پہلی شرط کے ذیل میں مندرجات کو بیان کرنا ضروری ہے) تیار کی جانے والی چیز کی جنس، نوع، مقدار اور صفت، کیونکہ مصنوع مبیع ہے اور مبیع کے لئے معلوم ہونا ضروری ہے، انہیں اشیاء سے علم حاصل ہوتا ہے، اور جب ان عناصر میں سے کوئی ایک عنصر نا معلوم ہو تو عقد فاسد ہوگا، کیونکہ جہالت مفضی الی النزاع مفسد للعقد ہوتی ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۴/ ۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرط دوم:

سائی پر جن اشیاء کے بنوانے کا جواز ہے، اس میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ چیز ایسی ہو جس میں تعامل الناس ہو، مستصنع کے جواز میں دراصل مجوز تعامل الناس ہے، حالانکہ قیاس اس کے جواز کا صاف انکار کرتا ہے،

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مِنْهَا اَنْ يَّكُوْنَ مَا لِلنَّاسِ فِيْهِ تَعَامُلٌ كَالْقَلَنْسُوَةِ وَالْخُفِّ وَالْاٰنِيَةِ وَنَحْوِهَا فَلَا يَجُوْزُ فِيْمَا لَا تَعَامُلَ لَهُمْ فِيْهِ كَمَا اِذَا اَمَرَ حَائِكًا اَنْ يَّحُوْكَ لَهٗ ثَوْبًا بِغَزْلِ نَفْسِهٖ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ تَجْرِ عَادَاتُ النَّاسِ بِالتَّعَامُلِ فِيْهِ، لِاَنَّ جَوَازَهٗ مَعَ اَنَّ الْقِيَاسَ يَاْبَاهُ ثَبَتَ بِتَعَامُلِ النَّاسِ فَيَخْتَصُّ بِمَا لَهُمْ فِيْهِ تَعَامُلٌ وَيَبْقَى الْاَمْرُ فِيْمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مَوْكُوْلًا اِلَى الْقِيَاسِ.

(جوازِ عقد استصناع کی ایک شرط یہ ہے کہ آرڈر پر بنائی جانے والی اشیاء میں) تعامل ہو جیسے ٹوپی، موزہ اور برتن وغیرہ، جن اشیاء میں سائی کا تعامل نہ ہو ان میں جواز نہیں اس کی مثال ''جولاہے کو کہا جائے کہ وہ کپڑا بنے اور ''سوت'' بھی خود کاتے'' اور اس کی مثل وہ اشیاء جن کے بنوانے میں لوگوں کی عادات نہ ہوں، کیونکہ آرڈر پر اشیاء کے بنوانے کا جواز تعامل الناس سے ثابت ہے، باوجود اس کے کہ قیاس اس کا انکار کرتا ہے، لہذا جواز، ان اشیاء کے ساتھ مختص ہوگا جن میں تعامل ہے، (جن مصنوعات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں تعامل نہیں ان اشیاء کا جواز اور عدم جواز) قیاس کی رو سے ہوگا۔

(بدائع الصنائع:۴/۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اَن یَّکُونَ الْمَصْنُوعُ مِمَّا یَجْرِیْ فِیْہِ تَعَامُلُ النَّاسِ

(عقد استصناع کے صحیح ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ) جو چیز آرڈر پر تیار کرانا مقصود ہے (وہ ایسی اشیاء سے ہو) جس میں تعامل الناس ہو۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ،۴/ ۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرط سوم:

تیسری اور آخری شرط میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مصنوعات میں میعاد بیان نہ کی جائے، اگر مدت کی تحدید کی تو پھر عقد استصناع نہیں ہوگا بلکہ بیع سلم ہوگی اور اس کی شرائط کو مدنظر رکھنا ہوگا، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں میعاد متعین کرنے سے عقد استصناع ہوگا مگر اس میں شرط یہ ہے کہ جس چیز کا آرڈر دیا جارہا ہے اس میں تعامل ہو، اگر تعامل نہ ہو اور میعاد بھی متعین کردی تو تینوں ائمہ رحمھم اللہ کے نزدیک عقد سلم ہوگا۔

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اَلَّایُذْکَرَفِیْہِ اَجَلٌ مُحَدَّدٌ: فَاِذَاذَکَرَالْمُتَعَاقِدَانِ اَجَلًامُعَیَّنًالِتَسْلِیْمِ الْمَصْنُوعِ، فَسَدَ الْعَقْدُ وَانْقَلَبَ سَلَمًاعِنْدَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ،فَتُشْتَرَطُ فِیْہِ حِیْنَئِذٍ شُرُوطُ السَّلَمِ. وَالْمُرَادُبِالْاَجَلِ: شَھْرٌفَمَافَوْقَہُ،فَاِنْ کَانَ اَقَلَّ مِنْ شَھْرٍ،کَانَ اِسْتِصْنَاعًااِنْ جَرٰی فِیْہِ تَعَامُلٌ،اَوْکَانَ الْقَصْدُمِنَ الْاَجَلِ الْاِسْتِعْجَالَ بِلَا اِمْھَالٍ،کَاَنْ قَالَ: عَلٰی اَنْ تَفْرُغَ مِنْہُ غَدًااَوْبَعْدَ غَدٍ،فَاِنْ قَصَدَمِنَ الْاَجَلِ الْاِسْتِمْھَالَ وَالتَّاجِیْلَ،لَمْ یَصِحَّ اِسْتِصْنَاعًا،وَلَایَصِحُّ سَلَمًااِذَاکَانَ الْاَجَلُ دُوْنَ شَھْرٍ.

(عقد استصناع) میں میعاد متعین نہ کی جائے، صانع اور مستصنع اگر مصنوع کے سپرد کا وقت طے کرلیں تو عقد فاسد ہوجائے گا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سلم ہوجائے گی، پھر اس میں سلم کی شرائط کا لحاظ ضروری ہے اور ''اجل'' سے مراد مہینہ اور اس سے زائد میعاد ہے، اگر ایک ماہ سے میعاد کم ہو تو پھر استصناع ہوگا، بشرطیکہ اس میں تعامل ہو یا میعاد متعین کرنے سے مقصد جلدی ہو اور مہلت نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینا ہو مثلاً کہتا ہے کل یا پرسوں تک تجھے فارغ کردوں گا (تیرا مال تیار ہوگا) اگر مدت کی تحدید سے مہلت دینا یا مقرر کرنا ہو تو استصناع صحیح نہیں، مدت ایک ماہ سے کم ہو تو سلم بھی صحیح نہیں ہوگی۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ،۴/ ۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

وَاِنَّمَاقَالَ بِغَيْرِاَجَلٍ لِاَنَّهُ لَوْضَرَبَ الْاَجَلَ فِيْمَافِيْهِ تَعَامُلٌ يَصِيْرُسَلَمًاعِنْدَابِی حَنِيْفَةَ خِلَافًالَهُمَاوَلَوْضَرَبَهُ فِيْمَالَاتَعَامُلَ فِيْهِ يَصِيْرُسَلَمًابِالْاِتِّفَاقِ لَهُمَااَنَّ اللَّفْظَ حَقِيْقَةٌ لِلْاِسْتِصْنَاعِ فَيُحَافَظُ عَلٰى قَضِيَّتِهٖ وَيُحْمَلُ الْاَجَلُ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِخِلَافِ مَا لَاتَعَامُلَ فِيْهِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِسْتِصْنَاعٌ فَاسِدٌ فَيُحْمَلُ عَلَى السَّلَمِ الصَّحِيْحِ وَلِاَبِی حَنِيْفَةَ اَنَّهُ دَيْنٌ يَحْتَمِلُ السَّلَمَ وَجَوَازُ السَّلَمِ بِاِجْمَاعٍ لَاشُبْهَةَ فِيْهِ وَفِی تَعَامُلِهِمِ الْاِسْتِصْنَاعُ نَوْعُ شُبْهَةٍ فَكَانَ الْحَمْلُ عَلَى السَّلَمِ اَوْلٰى والله اعلم.

اورانہوں نے کہا کہ ''بغیر اجل'' کیونکہ اگر اس نے ان چیزوں میں میعاد متعین کردی جن میں تعامل ہے، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''سلم'' ہوجائے گی، صاحبین اس کے خلاف ہیں اور جن اشیاء میں تعامل نہیں اگر ان میں مدت طے کی تو پھر بالاتفاق ''سلم'' ہوجائے گی۔ امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل یہ ہے کہ استصناع کا صیغہ حقیقتاً استصناع کے لئے ہے اور اس کے مقتضی کی حفاظت کرتے ہوئے میعاد کو تعجیل پر محمول کیا جائے گا، بخلاف ایسی اشیاء کے جن میں تعامل نہیں کیونکہ یہ استصناع فاسد ہے، لہذا اس کو سلم صحیح پر محمول کیا جائے گا۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ وہ دین ہے اور سلم کا احتمال رکھتا ہے اور سلم کے جواز میں ایسا اجماع ہے جس میں کوئی شبہ نہیں اور استصناع میں لوگوں کے تعامل میں ایک نوع شبہ ہے، لہذا سلم پر محمول کرنا اولی ہے، واللہ اعلم۔ (ہدایہ: ۱۰۶/۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

هٰذَااِذَااسْتَصْنَعَ شَيْئًاوَلَمْ يَضْرِبْ لَهُ اَجَلًا، فَاَمَّااِذَاضَرَبَ لَهُ اَجَلًا فَاِنَّهُ يَنْقَلِبُ سَلَمًاعِنْدَابِی حَنِيْفَةَ فَلَا يَجُوْزُاِلَّابِشَرَائِطِ السَّلَمِ وَلَاخِيَارَلِوَاحِدٍمِّنْهُمَاكَمَا فِی السَّلَمِ، وَعِنْدَهُمَاهُوَ عَلٰى حَالِهٖ اِسْتِصْنَاعٌ وَذِكْرُهُ الْاَجَلَ لِلتَّعْجِيْلِ، وَلَوْضَرَبَ الْاَجَلَ فِيْمَالَاتَعَامُلَ فِيْهِ يَنْقَلِبُ سَلَمًابِالْاِجْمَاعِ.

☆لا تجالس البغضاء والثقلاء والحسدة فانهم حمى الروح وحمل الكرب وحمل الاحزان☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَجهُ قَولِهِمَا: اَنَّ هٰذَا اِستِصنَاعٌ حَقِيقَةً فَلَو صَارَ سَلَمًا اِنَّمَا يَصِيرُ بِذِكرِهِ المُدَّةَ وَاَنَّهُ قَد يَكُونُ لِلاِستِعجَالِ كَمَا فِي الاِستِصنَاعِ فَلَا يَخرُجُ عَن كَونِهِ اِستِصنَاعًا مَعَ الاِحتِمَالِ.

وَلِاَبِي حَنِيفَةَ: اَنَّ الاَجَلَ فِي البَيعِ مِنَ الخَصَائِصِ اللَّازِمَةِ لِلسَّلَمِ فَذِكرُهُ يَكُونُ ذِكرًا لِلسَّلَمِ مَعنًى وَاِن لَّم يَذكُرهُ صَرِيحًا كَالكَفَالَةِ بِشَرطِ بَرَاءَةِ الاَصِيلِ اَنَّهَا حَوَالَةٌ مَعنًى، وَاِن لَّم يَاتِ بِلَفظِ الحَوَالَةِ.

وَقَولُهُ: ذِكرُ الوَقتِ قَد يَكُونُ لِلاِستِعجَالِ، قُلنَا: لَو حُمِلَ عَلٰى الاِستِعجَالِ لَم يَكُن مُفِيدًا لِاَنَّ التَّعجِيلَ غَيرُ لَازِمٍ، وَلَو حُمِلَ عَلٰى حَقِيقَةِ التَّاجِيلِ لَكَانَ مُفِيدًا لِاَنَّهُ لَازِمٌ فَكَانَ الحَملُ عَلَيهِ اَولٰى

یہ اس وقت ہے جب مستصنع نے آرڈر دیا اور میعاد بیان نہ کی اور جب مدت متعین کر دی تو پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سلم ہو جائے گی، اس میں سلم کی شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور کسی ایک کے لئے خیار بھی نہیں جیسا کہ سلم میں، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک (میعاد طے کرنے کے باوجود) استصناع اپنے حال پر ہے اور میعاد کا طے کرنا جلدی (کے معنی میں) ہے، جن اشیاء میں تعامل نہیں ان کے آرڈر میں اگر میعاد بیان کی تو پھر بالاتفاق سلم ہوگی۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل یہ ہے۔ ''یہ عقد! حقیقتاً استصناع ہے اور سلم فقط مدت کے ذکر سے ہو رہا ہے، مدت کا کبھی کبھی ذکر جلدی کے لئے بھی ہوتا ہے جیسا کے استصناع میں، لہذا محض احتمال کی بنا پر استصناع کو (اپنے معنی سے) نہ نکالا جائے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے ''بیع میں میعاد کا ذکر سلم کے خصائص لازمہ سے ہے لہذا اگر صراحتاً اس کا ذکر نہیں کیا تو معنوی اعتبار سے اس کا ذکر ہو گیا ہے جیسا کہ اصل سے برأت کی شرط کے ساتھ کفالت کرنا معنوی لحاظ سے حوالہ ہے اگرچہ حوالہ کا لفظ نہیں لایا۔ اور ان کے اس قول کا جواب کہ میعاد کا ذکر کرنا کبھی جلدی کے لئے ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں'' اگر اسے استعجال پر محمول کیا جائے تو غیر مفید ہوگا کیونکہ جلدی ادا کرنا غیر لازم ہے ہاں اسے اگر تاجیل کے (معنی ء) حقیقی پر محمول کیا جائے تو مفید ہوگا چونکہ وہ لازم ہے اور اس پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ (بدائع الصنائع: ۴/۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیپراور جلد میں صرف ہونے والا مٹیریل کس کے ذمہ ہوگا؟

سائی (یعنی عقد استصناع) کی صورت میں بک چھپوانی ہوتو خام مال پرنٹنگ پریس کے مالک/اس کے وکیل کے ذمہ ہوگا، بک کا آرڈر دینے والے پر پیپر، گتا اور دیگر صرف ہونے والا مٹیریل نہیں ہوگا، اگر یہ اشیاء مرتب/مصنف کے کندھے پر ڈال دی جائیں تو سرے سے عقد استصناع نہیں ہوگا بلکہ عقد اجارہ ہوگا۔

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَتَكُونُ الْعَيْنُ اَوْمَادَةُ الصَّنْعَةِ وَالْعَمَلِ مِنَ الصَّانِعِ فَإِذَاكَانَتِ الْعَيْنُ مِنَ الْمُسْتَصْنِعِ لَامِنَ الصَّانِعِ فَاِنَّ الْعَقْدَيَكُونُ اِجَارَةً لَا اِسْتِصْنَاعًا

خام مال اور عمل میکر کی طرف سے ہوگا، اگر مٹیریل آرڈر دینے والے کی طرف سے ہوتو اجارہ ہوگا، استصناع نہیں ہوگا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۴/ ۳۹۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) (جاری۔۔۔۔)

اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر عبدالعزیز خان (عزیز احسن) صاحب کا

ایک تحقیقی مقالہ

علماء ومشائخ، نعت گوشعراء، ثناخوان مصطفیٰ، محافل نعت کے منتظمین اور نقیبان محافل، کے لئے جس کا مطالعہ انتہائی اہم اور مفید ہے۔

شائع کردہ: نعت ریسرچ سینٹر B-396 بلاک ۱۴ گلستان جوہر کراچی

☆ایاك والذنوب فانها مصدر الهموم والاحزان وهي سبب النكبات وباب المصائب والازمات .☆

© rasailojaraid.com